جلد ۳ | ۱۸ احسان ۱۳۲۸ ہش | ۱۸ جون ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۳۹

پاکستان کی پالیسی ہمیشہ آزادی سے محروم اور مظلوم قوموں کی مدد کرنیکی رہی ہے (ظفر اللہ)

سعودی عرب کے وزیر مختار کا وزیر خارجہ پاکستان کو خراج تحسین

کراچی ۱۷ جون۔ کل پاکستان میں سعودی عرب کے وزیر مختار السید عبدالحمید الخطیب نے اپنے قونصلخانے میں ایک دعوت کی تقریب پر جو وزیر خارجہ پاکستان کے اعزاز میں دی گئی تھی) چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ جب اقوام متحدہ اسلامی ممالک کے حقوق ضبط اور ان کی آزادی کو غصب کرنے کو تھی۔ آپ نے پرزور ثبوتوں اور دلیلوں سے ان کے ان ارادوں کی مدافعت کی۔ آپ نے کہا اسلامی ممالک اقوام متحدہ سے وابستگی اور تعاون کا مقصد صرف یہ ہے تاکہ ساری دنیا میں حق و انصاف اور امن و امان کی آواز بلند ہوتی رہے۔ کیونکہ اسلام ہمیں قیام امن کے واسطے جدوجہد کرنے۔ دوستوں سے خیر سگالی برتنے اور مخلصوں سے اخلاص کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور ہم اقوام متحدہ میں انہی اصولوں کی تائید کرتے رہینگے۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ اقوام متحدہ کے بعض ارکان نے اسلامی ممالک کے مسائل کی اہمیت اور سچائی کو نہیں سمجھا۔ لہذا انہوں نے انہیں غلط طریق سے سلجھانے کی کوشش کی ہیں۔ جس سے اقوام متحدہ کی امن کی ضمانت قدر سے کمزور اور ناقابل اعتماد ہوتی جا رہی ہے۔

آپ نے کہا ہر آزاد اسلامی مملکت پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ اسلام کے دینی اصولوں کی اشاعت کرے اور اسلام کی مقدس تعلیم کو رقبہ ئے عالم میں پھیلائے۔ اور اس میں حیرت کی کیا بات ہے کہ پاکستان قرآن و سنت کی بنا پر اپنا آئین مرتب کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اسکے وزیر خارجہ حقوق کی حفاظت کے لئے دوسرے اسلامی ممالک سے تعاون کر رہے ہیں

آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں نے جوابی تقریر میں اپنے اسلامی ممالک کے نمائندوں سے تعلقات کا ذکر کرنے کے بعد کہا۔ ان سب میں زیادہ تعلقات سعودی عرب کے نمائندے سے تھے۔ آپ نے کہا کسی عرب سے ملتے ہی اسکے خلوص محبت اور تواضع کو دیکھکر فوراً حقیقی عرب کے فطری کردار کا پتہ چل جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا پاکستان کی پالیسی شروع ہی سے دوسری قوموں سے تعاون کرنے غریبوں اور مظلوموں کی حمایت کرنے اور آزادی سے محروم و مظلوم لوگوں کی مدد کرنیکی رہی ہے۔ اور اس سلسلے میں پاکستان کو فخر ہے کہ اسے اتنی قوموں خصوصاً مشرقی وسطی کا تعاون حاصل ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تعلق اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا۔ اور آئندہ دو سال تک بہت سی آزاد قومیں مل جل کر کام کرنا سیکھ لیں گی۔ انہوں نے کہا مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ سب کے سب اپنے انفرادی مفادات کو انجمن اقوام متحدہ کے ماتحت کرنے کے لئے تیار ہیں اور انسانیت کے مفاد کو سب سے بلند رکھنے پر آمادہ۔ چوہدری صاحب نے آخر میں کہا۔ جب تک یہ بات اقوام متحدہ میں عام نہ ہو جائے گی انجمن اپنے مزعومہ مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیگی۔ (ارشاد)

قیوم لیاقت ملاقات

نتھیا گلی ۱۷ جون۔ آج صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخان سے ملے اور صوبہ سرحد کے موجودہ صورت حالات کے متعلق گفتگو کی۔ اسکے بعد خان قیوم کے ہمراہ کابینہ سرحد کے دوسرے دو وزیر میاں جعفر شاہ اور خان زرید خان بھی وزیر اعظم پاکستان سے ملے۔

پاکستان مصر اور ایران کے درمیان براہ راست وائرلیس کا تعلق

کراچی ۱۷ جون۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ پاکستان کا مصر اور ایران کی حکومتوں سے تار برقی کا سلسلہ بہت جلد قائم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ اس وقت تک پاکستان کے علاوہ مشرق وسطی کے دیگر تمام اسلامی ممالک کا بھی وائرلیس کا سلسلہ لندن کے واسطے سے ہی قائم ہے لیکن اب حکومت پاکستان بہت جلد ان ملکوں سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

دمشق ۱۷ جون۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ شاہ ایران نے شام اور لبنان کے صدور کو طہران آنیکی دعوت دی ہے۔ (اسٹار)

کشمیر

نئی دہلی ۱۷ جون آج ہندوستان کے تصفیہ کشمیر کے سکرٹری جنرل مسٹر [illegible] نے کمیشن کو وہ مسودہ ... پر [illegible] کی وضاحت طلبی کے لئے وہ دہلی آئے ہوئے تھے۔ یاد رہے تا حال ...

سیاسی وجوہ کی بنا پر نہیں ہوئیں

لاہور ۱۷ جون ایک سرکاری اطلاع میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ پی اے ایس افسروں کی حالیہ تبدیلیوں کے متعلق بعض اخبارات نے عجیب قیاس آرائیوں سے کام لیا ہے حکومت قطعی طور پر بتا دینا چاہتی ہے کہ سرکاری ملازمین کی تبدیلیاں ہرگز کسی سیاسی وجوہ کی بنا پر نہیں ہیں بلکہ ہمیشہ نظم و نسق کی سہولت کے پیش نظر عمل میں آتی ہیں۔

پاکستان سے معاندانہ پالیسی رکھتے وقت افغانستان کو اپنا محاسبہ کر لینا چاہیئے

لندن ۱۷ جون اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے افغانستان کی پاکستان سے موجودہ پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ افغانستان کی مضبوطی کا انحصار ڈیورنڈ لائن کے دونوں جانب بسنے والے پٹھان قبائلیوں کی خیر سگالی پر ہے۔ کراچی اس مضبوطی کو قائم رکھنے کا خواہاں ہے نامہ نگار لکھتا ہے مگر پٹھانستان کی تحریک دراصل افغانستان ہی کی اٹھائی ہوئی ہے۔ لیکن اسکو سمجھنا چاہیئے کہ اسکی اپنی حیثیت کتنی کمزور اور قابل منصوبہ ہے۔ افغانستان کی اقتصادی حالت اچھی نہیں ہے اور اسنے صنعتی اور زراعتی وسائل کو فروغ دینے کے لئے حال ہی میں امریکہ سے مالی امداد کی درخواست کی ہے۔ لیکن اگر اس کا سلوک اپنی ہمسایہ مملکت سے جس کی وساطت سے وہ اپنا سامان سمندر تک پہنچا سکتا ہے یہی رہا۔ تو غالباً امریکہ اسے قرضہ دینے میں تامل کرے گا۔

کوئٹہ ۱۷ جون۔ لاہری دقلات میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں پاکستان کے متعلق افغانستان کے پروپیگنڈے کی مذمت کی گئی اور حکومت افغانستان کو تلقین کی گئی کہ وہ پاکستان دشمنوں کے ہاتھوں میں نہ کھیلے۔ (اسٹار)

کمیشن نے دونوں مملکتوں کو ان شرائط صلح کے متعلق ایک دوسرے کے جوابات نہیں دکھائے۔

مری ۱۷ جون۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے قائم مقام صدر سردار غلام نے ہندوستان کی حکومت اور اسکے اخبارات پر کمیشن کے خلاف لفظی جنگ شروع کرنیکا الزام لگایا ہے وہ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ کمیشن کو کسی کاوش کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کشمیر کی ہندوستان میں شمولیت کا کام پورا ہو چکا ہے آپ نے آخر میں کہا کشمیری عوام اپنی جنگ آزادی

درخواست دعا

عزیزی عبداللہ خان کی طبیعت میں کل سے کمزوری زیادہ ہے۔ عزیزی ناصر احمد کو بخار سے افاقہ ہے۔ محمود احمد کو آج پھر بخار تیز ہے۔ عزیزہ امۃ القدوس کو ٹیسٹ وغیرہ کیلئے میو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب سب کیلئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں (مبارکہ بیگم)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دی پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کی حقیقت

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے۔ کہ بھلا خدا تعالےٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے؟ اس کے غنائے ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے۔ کہ انسان **دعا۔ تسبیح اور تہلیل میں** مصروف رہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہیئے۔ وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے۔ ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے۔ مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ (الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

ضروری اعلان

نظارت بیت المال کے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے بعض دوسرے دفتروں سے بھی پہلے گزشتہ ماہ اکتوبر سے ربوہ میں منتقل ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کے عہدہ داروں کی طرف سے چٹھیاں لاہور ہی کے پتہ پر بھجوائی جا رہی ہیں۔ جو دیر بعد پہنچتی ہیں بلکہ ممکن ہے۔ بعض ضائع بھی ہو جاتی ہوں۔ اس لئے ان کی تعمیل میں بھی دقت ہوتی ہے۔ تمام جماعتیں اور احباب نوٹ فرما لیں۔ اور صحیح پتہ (ربوہ ڈاک خانہ چنیوٹ) پر خط و کتابت فرمایا کریں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

حفاظت مرکز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چندہ حفاظت مرکز کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ایسے مقام پر ہیں۔ کہ اگر ہم سستی کریں۔ تو ہماری ناک کٹ جائیگی اور ہم دنیا کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ آخر ہم یہ تو امید نہیں کر سکتے کہ ہم سامان بھی مہیا نہ کریں۔ اور کام بھی آپ ہی آپ ہوتا چلا جائے"۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے بقایوں کی فوری ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

وہ احباب جن کا وعدہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا وصول ہو گیا ہے۔ ان کی فہرست کی چھٹی قسط درج ذیل ہے۔ باقی احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بھی اپنا وعدہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

۱۲۶ غلام رسول صاحب چانگریاں مانگہ ضلع سیالکوٹ
۱۲۷۔ مستری نظام الدین صاحب " " "
۱۲۸ محمد اقبال صاحب " " "
۱۲۹۔ محمد ایوب صاحب " " "
۱۳۰۔ شیخ محمد الدین صاحب " " "
۱۳۱۔ غلام رسول صاحب " " "
۱۳۲۔ ثناء اللہ صاحب " " "
۱۳۳۔ سکندر حیات صاحب " " "
۱۳۴۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب " " "
۱۳۵۔ سعید احمد صاحب " " "
۱۳۶۔ نواب الدین صاحب ولد حیات محمد صاحب بھاگووالی منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ
۱۳۷ غلام نبی صاحب " "
۱۳۸۔ خیر دین صاحب ولد مہر دین صاحب " "
۱۳۹۔ حافظ فیض احمد صاحب بھاگووال منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ
۱۴۰۔ چوہدری نبی احمد صاحب رلئے پور قادر آباد "
۱۴۱۔ " شاہ دین صاحب " "
۱۴۲۔ " ظفر احمد صاحب " "
۱۴۳۔ والدہ چوہدری " " "
۱۴۴۔ اہلیہ صاحبہ " " "
۱۴۵۔ محمد سلیم صاحب ٹھٹرو ضلع سیالکوٹ
۱۴۶۔ چوہدری ولیداد خانصاحب ظفروال "
۱۴۷۔ " محمد اعظم صاحب "
۱۴۸۔ مبارکہ صاحبہ " "
۱۴۹۔ چوہدری عنائت اللہ صاحب بہلولپور "
۱۵۰۔ " فضل دین صاحب " "

موصی صاحبان کے موجودہ پتے درکار ہیں

دفتر مقبرہ بہشتی کو مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۔ نعمت اللہ صاحب ولد مستری رحمت علی صاحب ساکن سامانہ ضلع سنام ریاست پٹیالہ وصیت نمبر ۱۰۰۴۳
۲۔ نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر سلطان احمد صاحب قادیان " ۱۰۰۴۵
۳۔ نور محمد صاحب اختر ولد ملک شاہ صاحب دار الرحمت قادیان " ۱۰۰۴۷
۴۔ بسم اللہ بیگم صاحبہ بیوہ خان بہادر مولوی عبد الحق صاحب مال " " ۱۰۰۵۶
۵۔ جمال الدین صاحب ولد چوہدری کرم الدین صاحب ساکن کھارا ضلع گورداسپور " ۱۰۰۶۰
۶۔ ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ولد ایس۔ اے صوفی جگادھری ضلع انبالہ " ۱۰۰۷۰
۷۔ ظہور الدین صاحب ولد نبی بخش صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ حال قادیان " ۱۰۰۷۷
۸۔ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ فضل محمد صاحب دار الرحمت قادیان " ۱۰۰۷۸
۹۔ عائشہ بیگم زوجہ نصر الدین صاحب ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور " ۱۰۰۷۹
۱۰۔ شیخ عبد الرحیم صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب دار الفتوح قادیان " ۱۰۰۸۱
۱۱۔ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبد اللہ صاحب ساکن قادیان " ۱۰۰۸۲
۱۲۔ عبد اللطیف خان صاحب ولد محمد یحییٰ خان صاحب " " ۱۰۰۸۴
۱۳۔ نواب الدین احمد صاحب ولد مہر علی خان صاحب دار الفتوح قادیان " ۱۰۰۹۲
۱۴۔ نصر الدین صاحب ولد رحمت اللہ صاحب ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور " ۱۰۰۹۳
۱۵۔ مبارکہ بیگم صاحبہ بقاپوری ولد محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان " ۱۰۰۹۵
۱۶۔ نذیر محمد صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب دار الرحمت قادیان " ۱۰۰۹۷
۱۷۔ محمد صدیق صاحب ولد عبد الخالق صاحب ساکن قادیان " ۱۰۰۹۹
۱۸۔ محمود احمد صاحب ولد بابو محمد اسحٰق صاحب دار الفضل قادیان " ۱۰۱۰۲
۱۹۔ مسعودہ بیگم بنت محمد صادق صاحب " " ۱۰۱۰۳
۲۰۔ وزیر علی ولد صوبہ خان صاحب ساکن ہیزم ڈاک خانہ نندچور ضلع ہوشیارپور وصیت نمبر ۱۰۱۰۵
۲۱۔ محمودہ خاتون صاحبہ بیوہ سراج الحق صاحب قادیان " ۱۰۱۰۲
۲۲۔ حکیم الدین احمد صاحب عزیز ولد مہر علی صاحب دار الفتوح قادیان " ۱۰۱۱۱
۲۳۔ محمد دین صاحب ولد فتح دین صاحب حلقہ مسجد فضل قادیان " ۱۰۱۱۳
۲۴۔ چوہدری عبد الحمید خان صاحب ولد چوہدری غلام نبی خان صاحب ساکن کاٹھگڑھ ہوشیارپور " ۹۸۷۰
۲۵۔ مولوی عبد الحق صاحب ولد جمعدار فضل دین صاحب اوورسیر قادیان ۹۸۷۱
۲۶۔ کیپٹن چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری عنائت خان صاحب ساکن دولت پور۔ ڈاک خانہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور " ۹۸۷۴
۲۷۔ چوہدری غلام جیلانی صاحب ولد چوہدری صندل خان صاحب بیگم پور کنڈی ضلع ہوشیارپور " ۹۸۷۷
۲۸۔ غلام محمد ولد اللہ لوک صاحب دار البرکات شرقی قادیان " ۹۸۷۸
۲۹۔ حکیم سید محمد ابراہیم صاحب ولد سید انصاف علی شاہ صاحب صدر بازار انبالہ چھاؤنی " ۹۸۹۱
۳۰۔ محمد علی خان صاحب ولد چوہدری دولت خان صاحب کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور " ۹۸۹۲
۳۱۔ شیخ محمد صدیق صاحب ولد حاجی سلطان محمود صاحب کلکتہ " ۹۸۹۶
۳۲۔ شیخ نور الدین صاحب ولد شیخ عمر الدین صاحب مریح ڈاک خانہ خاص ضلع جالندھر " ۹۸۹۸
۳۳۔ میاں نثار احمد صاحب ولد نقیر محمد صاحب ساکن بھنگواں ضلع گورداسپور " ۹۸۹۹
۳۴۔ نصیر احمد صاحب ناصر واقف زندگی ولد اللہ دتا صاحب قادیان " ۹۹۰۰
۳۵۔ مریام الدین صاحب ولد غلام محمد صاحب دار البرکات " " ۹۹۰۷
۳۶۔ محمد فضل کریم صاحب ولد جھنڈے خان صاحب لکھ غلام نبی ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۹۹۲۶
۳۷۔ بشیر احمد صاحب ولد میاں ظہور احمد صاحب سکنہ نابھہ محلہ پانڈالہ وصیت نمبر ۹۹۳۸

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۸ جون ۱۹۴۹ء

پریشان خیالی کا مجموعہ

ایک معاصر نے ایک ہی مقالہ میں دوسرے مطالبات کے علاوہ یہ دو مطالبات بھی کئے ہیں۔ (۱) نیا دستور جلد مرتب کیا جائے (۲) ملک میں اسلامی ماحول پیدا کیا جائے۔ اور فرمایا ہے کہ پاکستان کے گوشہ گوشہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ پہلے مطالبہ کے متعلق ارشاد ہے

"پاکستان کے سارے لوگ اس نکتہ پر مجتمع ہیں کہ پاکستان کا نظام اجتماعی اسلامی ہو اور بہت جلد اسے نافذ کیا جائے . . . . نئے دستور کی تدوین اور اسکے نفاذ کی تعجیل کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ پاکستان میں بے شمار ایسے مسائل ہیں۔ جو محض اس لئے التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ نیا دستور مرتب نہیں ہوا ہے"۔

پھر کچھ سطریں لکھنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے:۔

"اسلامی دستور پولیس کے ڈنڈے کے زور سے نہیں نافذ ہوتا۔ جب تک کہ طبائع اسکو پہلے ذہنی حیثیت سے قبول نہ کرلیں . . . . ملک میں اسلامی ماحول پیدا کیا جائے۔ کسی دستور کے نفاذ سے پہلے اس کے لئے ماحول تیار کرنا ضروری ہے۔ تاکہ عوام ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے پہلے سے آمادہ ہوں۔ کیونکہ نئے دستور کو اگر بالجبر باشندگان ملک پر ٹھونسا گیا تو اس سے بغاوت کا ہر وقت احتمال رہتا ہے۔ لوگوں کی طبائع اندر ہی اندر اس سے نفرت کرتی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اسلامی دستور کے نفاذ سے پہلے عوام کی تربیت اس نہج سے کی جائے۔ کہ وہ اس دستور کو اصر اور اغلال نہ سمجھیں۔ بلکہ اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی کے لئے رحمت اور نعمت خیال کریں۔ حکومت جانتی ہے کہ ہماری سوسائٹی میں کس قدر بگاڑ پیدا ہو چکا ہے"۔

پھر اسی مقالہ میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے۔

"نئے دستور کی تدوین کے سلسلے میں ایک اہم سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہماری موجودہ دستور ساز اسمبلی ایک اسلامی دستور بنانے کی اہل بھی ہے یا نہیں . . . . ایک مولانا عثمانی مدظلہ العالی کو چھوڑ کر اس دستوریہ میں اسلامی دستور سے کوئی شخص بھی واقف نہیں ہے"۔

یہ پریشان خیالی کا مجموعہ ایک ایسے روزنامہ کے ایک ہی مقالہ افتتاحیہ میں موجود ہو گیا ہے جس کے مدیر کا دعوٰے ہے کہ سوائے ان کے اور ان کے پیر کے پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسائل کو کوئی حل نہیں کرسکتا۔ اور وہ بھی اس سے پہلے کہ جتنی دیر میں ملکہ سبا کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر کر دیا گیا تھا۔ ذرا غور فرمائیے ایک طرف تو آپ چاہتے ہیں کہ دستور ساز اسمبلی فوراً سے کئی گھنٹے پہلے اسلامی دستور بنا کر نافذ کردے۔ کیونکہ پاکستان کے گوشہ گوشہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ارشاد ہو رہا ہے کہ قوم کی حالت سخت بگڑی ہوئی ہے یہاں تک کہ دستوریہ میں بھی سوائے مولانا عثمانی مدظلہ العالی کی وحدہ لاشریک ذات کے کوئی اس قابل نہیں کہ اسلامی طرز کے نئے دستور کو سمجھ بھی سکے۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی انتباہ ہے کہ پہلے پاکستان میں اسلامی دستور کو قبول کرنے کا ماحول پیدا کیجئے۔ کیونکہ پولیس کے ڈنڈے سے اسلامی دستور نافذ نہیں ہوتا جب تک کہ طبائع اسکو ذہنی حیثیت سے قبول نہ کرلیں۔

آپ حکومت سے چاہتے ہیں کہ وہ کسی معجزہ سے فوراً سے کئی گھنٹے پہلے عوام کی تربیت بھی کر ڈالے۔ کہ وہ اسلامی دستور کو قبول کرنے کے لئے تیار بر تیار ہو جائیں۔ دستوریہ بھی نئی تشکیل ہو جائے۔ اور دستور اسلامی بھی بن جائے۔ اور نافذ بھی ہو جائے۔ شاید حضرت سلیمان علیہ السلام کا کوئی تیز کار سے تیز کار جن بھی ایسا نہ کرسکتا ہو۔ مگر چونکہ یہ ایک مدیر روزنامہ کا حکم ہے ممکن ہے ان کے پاس ایسے جن موجود ہوں۔ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے جنوں سے زیادہ طاقت رکھتے ہوں۔ کیونکہ چار پانچ ہزار سال کا فرق بھی تو پڑ گیا ہے۔ آجکل کی تیز رفتار دنیا کے جن یقیناً صدیوں پرانے زمانے کے دیو اس جنوں سے زیادہ برق رفتار ہونے چاہئیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ انسان کا خیال بڑا ہی نادرہ کار واقع ہوا ہے۔ اسی لئے تو غالب نے بھی کہا ہے ؎

عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

خیال خیال میں انسان جو چاہے کرسکتا ہے۔ چاہے تو ستاروں کو آپس میں ٹکرا کر ایک پل میں تمام نظام عالم کو تہس نہس کر دے۔ اور چاہے تو پاکستان کا گورنر جنرل بن جائے۔ لیکن حقائق و واقعات کی دنیا غضب کی سست رفتار واقع ہوئی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے لے کر آج تک تیرہ صدیوں میں اسلامی حکومت ایک دفعہ بھی تمام اسلامی دنیا میں قائم نہیں ہوسکی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کچھ علاقہ پر صرف اڑھائی تین سال اور سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے دو چار ماہ سرحد کے ایک نہایت محدود علاقہ میں قائم کی۔ مگر وہ بھی بمشکل۔ پھر حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے زمانہ کا مقابلہ سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے زمانہ سے اور سید احمد بریلوی کے زمانہ کا مقابلہ موجودہ زمانہ سے کیجئے جسکا نقشہ معاصر نے خود کھینچا ہے حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا عہد تابعین یا تبع تابعین کا عہد تھا۔ لاکھوں انسان ایسے موجود تھے۔ کہ جنہوں نے اسلامی حکومت کا خیر مقدم کیا۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے ساتھ بھی ایسے علماء کا گروہ تھا۔ جو شرع متین کے پابند تھے۔ عوام میں بھی ایک خاصی تعداد ان کے زیر اثر تھی۔ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھی۔ ایک عام دنیاوی عقل کا انسان بھی اسلامی تاریخ کے ان دو واقعات سے سبق حاصل کرسکتا ہے۔ لیکن اندھا جوش ہے کہ انسان کو کچھ بھی سوچنے کی فرصت نہیں دیتا۔ اور تمام غور و خوض کی طاقت سلب کرلیتا ہے۔

معاصر کی اس پریشان نویسی سے صرف دو نتائج ہی برآمد ہوتے ہیں۔ کہ یا تو مدیر محترم ذہن کی کسی اور سطح پر بسر کر رہے ہیں۔ جو اس دنیا سے مختلف ہے۔ اور یا پھر پاکستان کا وجود آپ کو قطعاً نہیں بھاتا۔

پھر ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ شروع تو مدیر صاحب اس طرح کرتے ہیں۔ کہ "پاکستان کے گوشہ گوشہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے"۔ عام طور پر ان الفاظ کے یہی معنے لئے جاتے ہیں۔ کہ پاکستان کے تمام عوام و خواص اسلامی قانون کے نفاذ کا بڑی بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ کسی ملک کا کسی مطالبہ سے گوشہ گوشہ اسی وقت گونجتا ہے کہ جب ایک نہایت اکثر اکثریت وہ مطالبہ کر رہی ہو۔ وہ اسکے بغیر رہ نہ سکتی ہو۔ جس کے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہوں گے کہ عوام اپنے مطالبہ کے مقتضیات پورا کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ یعنی موجودہ صورت میں وہ اسلام کے اصولوں کے اس حد تک پابند ہیں۔ جس حد تک قانون وقت ان کو اجازت دیتا ہے۔ صرف بعض باتیں جو ان کے اختیار میں نہیں ہیں۔ بلکہ صرف حکومت ہی ان کا نفاذ کرسکتی ہے۔ وہ باقی رہ گئی ہیں۔

کتنی حیرت ہے کہ ایک طرف تو مدیر محترم یہ دعوے کرتے ہیں اور دوسری طرف فرماتے ہیں۔ کہ نہ تو دستوریہ میں سوائے ایک کے اسلامی قانون کو کوئی سمجھنے والا ہے۔ اور نہ عوام ہی اس قابل ہیں۔ کہ اگر فوراً اسلامی قانون کا نفاذ کر دیا گیا۔ تو وہ خاموشی سے اسکو برداشت کرلیں گے۔ بلکہ آپ اس حد تک فرما گئے ہیں۔ کہ اگر پہلے عوام کی ذہنیت تیار نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے کہ لوگ بغاوت نہ کردیں۔ کیا حقائق افروزی ہے۔ اسی کا نام ہے بقول ابن

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مدیر محترم کا خیال ہے کہ تمام دنیا ذہن کی ایک ہی ہموار سطح پر زندگی بسر کر رہی ہے۔

اور جو کچھ آپ فرمائیں گے۔ وہ ؎

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کی نذر ہو جائے گا۔ اور آپ کے اور آپ کے پیر کی واہ واہ تمام دنیا میں ہو جائے گی۔ کہ "حکومت الٰہیہ" کے حق میں ایک ہی سانس میں کتنا کچھ کہہ دیا ہے۔ اسلام کے حق میں کتنے مطالبات ایک ہی ساتھ کر دیئے ہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا کو ایک خدائی راہ نما کی ضرورت ہے۔ جو ان خود ساختہ راہ نماؤں سے دنیا کو بچائے؟

میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونیوالے احمدی نوجوانوں کے لئے سلسلہ کی خدمت کرنیکا

نادر موقعہ

اس سال جن احمدی نوجوانوں نے میٹرک کا امتحان پاس کرلیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے لئے بہت بہت خیر و برکت کا موجب فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ کی خدمات بجالانے کا موقعہ بخشے۔ آمین۔ جو نوجوان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے کے ساتھ ہی ساتھ دنیوی فوائد حاصل کرنا چاہیں۔ تو ان کے لئے مرکز پاکستان ربوہ میں برسر روزگار ہونے کا عمدہ موقعہ ہے۔ نظارت بیت المال کو مرکزی دفتر میں چند کلرکوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جنہیں ۵/۲/۳۰ کے گریڈ میں ۳۰ روپے ماہوار اور ۱۴ روپے جنگائی الاؤنس کل ۴۴ روپے ماہوار تنخواہ شروع میں دی جائے گی۔ ضرورت مند دوست اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق و سفارش کے ساتھ ناظر صاحب بیت المال کے نام بھجوا دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مصلح ہیں

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ

(۱۰)

(از ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ان تمام حالات اور واقعات کو اپنی لپیٹ میں لے کر اور مسیح زماں کی فرمودہ پیشگوئی کا واضح ثبوت پیش کرنے والا "ایٹم بم" نکل آیا۔ جس کی شعلہ زن کیفیات نے دنیا کے ہر خاص و عام بلکہ بڑی بڑی حکومتوں کو بھی لرزہ براندام کر رکھا ہے۔ کون ہے جو اس نشان سے سبق حاصل کرے۔ علاوہ ان نشانوں کے جو آتشی رنگ رکھتے تھے۔ ایسے نشان بھی آپ کو بتائے۔ اور دکھائے گئے۔ جو اس آگ کے ٹھنڈا کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے جہاں آگ کے آسمان سے برسنے کا ذکر فرمایا تھا۔ ساتھ ہی اس کا یہ علاج بھی بتایا تھا۔ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

گویا آسمان سے برسنے والی آگ کا علاج ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت ہے۔ دوسرے عجز و نیاز۔ علاوہ ازیں فرمایا:۔

"میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر"

پھر ایک آسمانی نشان یہ بھی ہے۔ کہ آپ کو ایسے آسمانی علوم عطا کئے گئے۔ جو ایک معجزانہ رنگ رکھتے ہیں۔ کہ ان کی مثل لانا انسانوں کا کام نہیں۔ آپ نے ان علوم کی مثل لانے والوں کو ہزاروں ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ بھی فرمایا۔ مگر دنیا کے تمام علماء اور فضلاء نے ان کی مثل لانے سے عاجز رہ کر ان آسمانی نشانوں کی صداقت ثابت کر دی

زمینی نشان:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کئی زمینی نشانات بھی آپ کے فرمان کے مطابق ظاہر ہوئے۔ مثلاً آپ نے خدا سے خبر پا کر فرمایا:۔ ع

"وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار"

پھر فرمایا۔ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسے پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ .... زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ .... ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ .... انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ .... اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کے امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۵۶ و ۲۵۷)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔ "خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگیگا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا۔ کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے۔ یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو دنیا پر آئے گی۔ جس کو قیامت کہہ سکیں گے)۔ ...."

(تذکرہ ص۹۱۲)

حضور فرماتے ہیں۔ "اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۵۶)

پھر حضور فرماتے ہیں۔ "میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے۔ ان سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں۔ پس میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں۔ بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی۔ اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت سے حصے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے۔ اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہے گا۔ دیکھ لیگا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۲ حاشیہ)

حضور فرماتے ہیں:۔ "یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئیگا۔ خدا فرماتا ہے۔ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا۔ جہاں تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا۔ کہ سخت کال پڑا۔ یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اس پر رحم کیا جائیگا۔" (تذکرہ ص۹۱۲ تا ۹۱۳)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
ہوش اڑ جائیں گے انسان کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار"

"وہ تباہی آئے گی شہروں پر اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
سخت ماتم کے وہ دن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہوں گے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار"

(درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذکورہ بالا حوادثات کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر دنیا پر آنے والے مہلک اور خطرناک حوادث کا ذکر کیا ہے۔ مگر اختصاراً اسی پر اکتفا کرتے ہوئے حضور کا ایک فرمان قلب سلیم رکھنے والوں کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ .... پس اٹھو اور ہشیار ہو جاؤ۔ کہ آخری وقت قریب ہے۔ .... مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اسکی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں۔ .... آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔" (تذکرہ ص۹۱۲ و ۹۲۳)

حضرت اقدسؑ کے مذکورہ بالا ارشادات میں واضح طور پر قبل از وقت ان باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ کہ دنیا پر سخت زلزلے آئیں گے۔ جن سے زمین سخت تہ و بالا کی جائے گی۔ جن کی نظیر ملنا مشکل ہوگی۔ سو دنیا نے دیکھا کہ دوسرے ملکوں کے علاوہ خود ہمارے ملک میں نہایت خطرناک زلزلے آئے۔ جن سے بہار اور کوئٹہ کا زلزلہ نمونہ قیامت تھے جن کی دہشت نے دنیا کو دیوانہ وار کر دیا۔ علاوہ ازیں ایک خطرناک جنگ کا ذکر بھی اس میں نمایاں طور پر تھا ہے۔ جس کا مختصر خاکہ یہ تھا۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ مردوں کا کوئی شمار نہیں ہو سکے گا۔ شہر۔ دیہات۔ جنگل۔ آسمان اور زمین کے میدان اس کے اثر کے نیچے آجائیں گے۔ انسانوں کے علاوہ پرند چرند پر بھی مصیبت آئیگی۔ زار جیسا بادشاہ تباہ ہوگا۔ آسمان سے حملے ہوں گے۔ زمین پر رنگا رنگ کی مصیبتیں آئیں گی۔ خونریزیاں ہوں گی۔ بادو باراں کے طوفان آئیں گے سخت قحط پڑیں گے۔ بے شمار جانیں تلف ہوں گی۔ اور جب تک دنیا اس مصلح کے دامن سے وابستہ نہ ہوگی۔ امن قائم نہ ہوگا۔ یہ تمام واقعات سابقہ اور موجودہ جنگ نے نہایت واضح طور پر دنیا کے سامنے رکھ کر ثابت کر دیا۔ کہ یہ سب باتیں وحی الٰہی تھیں اور جس نے کہا تھا۔ ؎

تامل نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

وہ فی الواقع خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے مامور اور سچا ہادی تھا۔ اور پھر بنگال اور بہار کے قحط اور پھر پنجاب کی اندھا دھند خونریزی نے بتا دیا۔ ع

چیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

درخواست دعاء

میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ اور حالت نہایت تشویشناک ہے۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ ایم۔ ایس احمدی از راولپنڈی

تبلیغ کس طرح کرنی چاہیئے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ زرّیں ہدایات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ یہ ہدایات حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم نے ہدایات زریں کے نام سے شائع کی تھیں۔ اسی کتاب سے اخذ کی ہیں۔ یہ ہدایات حضور نے ۲۶ جنوری ۱۹۲۱ء کو مبلغین کلاس کے طلباء کے سامنے بیان فرمائیں۔ خاکسار عبدالحمید آصف

اصولی ہدایات

۱۔ مبلغ، لوگوں کے سامنے ایسے دلائل پیش کرے جن کو عقل تسلیم کرتی ہے اس ذریعہ سے وہ بہت جلد دوسروں سے اپنی باتیں منوا لے گا۔ اور وہ کام کرے گا جو حکومتیں بھی نہیں کر سکتیں۔

(۲) بہت دفعہ عقلی دلائل سے کسی مسئلہ کو ثابت کرنے سے اس قدر اس کی طرف میلان یا اس سے نفرت پیدا نہیں ہوتی مگر جذبات کو ابھار دینے سے انسان فوراً بات کو قبول کر لیتا ہے اور ان احساسات کو ابھار کر بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں اور لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس طریق سے بہت کام لیا گیا ہے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے اس سے خوب ہی کام لیا ہے۔ آپ وفات مسیح کے متعلق دلائل لکھتے لکھتے یہ بھی لکھ جاتے ہیں کہ رسول کریمؐ تو زمین میں دفن ہوں اور حضرت عیسےٰ آسمان پہ بیٹھے ہوں۔ ایک مسلمان کی غیرت اس بات کو کس طرح گوارا کر سکتی ہے۔ یہ وفات مسیح کی عقلی دلیل نہیں لیکن ایک روحانی دلیل ہے۔ اور اس سے جذبات بھی ابھر آتے ہیں اور اس کا جس قدر دلوں پہ اثر ہوتا ہے ہزار ہا دلیلوں کا نہیں ہوگا۔

تنبیہ

۱۔ دلائل عقلی پیش کرنا (۲) جذبات کو صحیح اور درست باتوں کے متعلق ابھارنا۔ ان میں سے اگر کسی ایک کو چھوڑ دیا جائے ..... تو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اگر صرف جذبات کو ابھارنا شروع کر دیا جائے اور دلائل دینے چھوڑ دیئے جائیں تو بہت نقصان ہوگا۔ کیونکہ جب لوگ عقلی دلائل کو چھوڑ دیں گے تو پھر ایسی حالت ہو جائے گی کہ وہ ہمارے کام کے بھی نہ رہیں گے اور اگر خالی دلائل سے کام لیا جائے تو ہمارے مبلغ صرف فلاسفر بن جائیں گے دین سے ان کا تعلق نہ رہیگا

خود نمونہ بنو

عقلی دلائل کا اس وقت تک اثر نہیں ہوتا جب تک کہ خود دلیل دینے والے میں اس دلیل کا ثبوت نہ پایا جاتا ہو۔ ایسی صورت میں لوگ یہی کہیں گے کہ بے شک دلیل تو معقول ہے مگر یہ بتاؤ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ اور تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر نتیجہ کچھ نہیں اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو پھر کیوں ہم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تمہارے مذہب کو قبول کریں اور خواہ مخواہ نقصان اٹھائیں۔

اسی طرح جذبات کو ابھارتے وقت اگر صرف الفاظ استعمال کئے جائیں اور ان کے ساتھ روح نہ ہو تو وہ الفاظ بھی اثر نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ بہت لوگ جو بڑے زور شور سے تقریریں کرنے والے ہوتے ہیں ان کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ مگر جن مقرروں کے اپنے جذبات ابھرے ہوتے ہیں خواہ کسی سچی وجہ سے یا جھوٹی وجہ سے ہی ان کے الفاظ اثر کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی سمجھے کہ مجھے دکھ پہنچا ہوا ہے حالانکہ دراصل ایسا نہ ہو تو بھی اس کا اثر اس کی آواز میں پایا جائے گا اور پھر سننے والوں پہ ہوگا۔ اس کے بالمقابل اگر کسی کو فی الواقع کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ لیکن اس کا قلب اسے محسوس نہ کرتا ہو تو کوئی اسکی باتوں سے متاثر نہ ہوگا۔

غرض تبلیغ کرنے والوں کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں کہ عقلی دلائل کا ظاہری نمونہ بھی ہو۔ اور پھر جذبات بھی ان میں موجود ہوں۔ یوں تو ہر وقت ہی ہوں مگر تقریر کرتے وقت خاص طور پر ابھرے ہوئے ہوں۔

فروعی ہدایات

یہ جو باتیں میں نے بتائی ہیں یہ تو اصولی ہیں اب میں کچھ فروعی باتیں بتاتا ہوں جو ہر ایک مبلغ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

پہلی ہدایت:۔ سب سے پہلے یہ ضروری بات ہے کہ مبلغ بے غرض ہو اور سننے والے کو معلوم ہو کہ اس کی ہم سے کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔

واعظ کو بالکل مستغنی المزاج اور بے غرض ہونا چاہیئے۔ اگر کسی وقت شامت اعمال سے کوئی طمع یا لالچ پیدا بھی ہو تو وعظ کرنا بالکل چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور توبہ و استغفار کرنا چاہیئے۔ اور جب وہ حالت دور ہو جائے پھر بے غرض ہو کر کھڑا ہونا چاہیئے اور وعظ کے ساتھ اپنے اندر اور باہر سے لوگوں پہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ وہ ان سے کوئی ذاتی فائدہ اور نفع کی امید نہیں رکھتا اور نہ ان سے اپنی ذات کیلئے کچھ چاہتا ہے۔ جب کوئی مبلغ اپنے آپ کو ایسا ثابت کر دیگا تو اس کے وعظ کا اثر ہوگا ورنہ وعظ بالکل بے اثر ہو جائے گا۔

اسی طرح دوسرے وقت میں بھی سوال کرنے سے واعظ کو بالکل بچنا چاہیئے..... لیکن اگر..... سوال کرے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ وعظ اسی وجہ سے ہی کرتا ہے۔

دوسری ہدایت:۔ دوسری بات واعظ کے یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ دلیر ہو۔ جب تک واعظ دلیر نہ ہو اس کی باتوں کا دوسروں پہ اثر نہیں پڑتا اور اس کا دائرہ اثر بہت محدود رہ جاتا ہے کیونکہ وہ انہی لوگوں میں جانے کی جرأت کرتا ہے جہاں اس کی باتوں کی واہ واہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر دلیر ہوتا ہے تو ان میں بھی جاتا ہے جو گالیاں دیتے، دھکے دیتے اور برا بھلا کہتے ہیں اور اس طرح اس کا حلقہ بہت وسیع ہوتا۔ سب سے زیادہ ضرورت انہی مقامات پہ جانے کی ہوتی ہے جہاں کوئی احمدی نہ ہو۔ کیونکہ جہاں بیج ڈال دیا گیا ہے وہاں وہ خود بڑھیگا۔ اور جہاں ابھی بیج ہی نہیں پڑا وہاں ڈالنا چاہیئے۔

مبلغ کی جرأت بہت بڑا کام کرتی ہے اور اس کی وجہ سے دوسروں میں بھی جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ میرا یہ منشاء نہیں کہ خود بخود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی جگہ کی تبلیغ اس لئے مت ترک کرو کہ وہاں کوئی خطرہ ہے اور نہ میرا یہ منشاء ہے کہ لوگ جتنی تکلیف دیں اس تکلیف کا مقابلہ نہ کرو۔ بے شک قانوناً جہاں ضرورت محسوس ہو اس کا مقابلہ کرو۔ مگر تکالیف اور خطرات تمہیں اپنے کام سے نہ روکیں اور تمہارا حلقہ کار محدود نہ کریں

تیسری ہدایت:۔ تیسری بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں لوگوں کی ہمدردی اور ان کے متعلق قلق ہو...... جب لوگ اسے اپنا خیرخواہ سمجھیں گے تو اس کی باتوں کو بھی سنیں گے اور ان پہ اثر بھی ہوگا۔

چوتھی ہدایت:۔ چوتھی بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دنیاوی علوم سے جاہل نہ ہو۔ اس سے بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

ہر ایک مبلغ کو چاہیئے کہ وہ جغرافیہ۔ تاریخ۔ حساب۔ طب۔ آداب گفتگو۔ آداب مجلس وغیرہ علوم کی اتنی اتنی واقفیت ضرور رکھتا ہو جتنی مجلس شرفاء میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ تھوڑی سی محنت سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اس کیلئے ہر علم کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینی چاہئیں۔ پھر واقعات حاضرہ سے واقفیت ہونی چاہیئے۔

پانچویں ہدایت:۔ پانچویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ غلیظ نہ ہو۔ ظاہری صفائی اور ظاہری حالت کے عمدہ ہونے کی بہت ضرورت ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ پیدا ہو۔ ورنہ جو بات کرنا تو الگ رہا دیکھنا بھی نہ چاہیں

چھٹی ہدایت:۔ چھٹی ہدایت مبلغ کیلئے یہ ہے جس میں بہت کوتاہی ہوتی ہے کہ جو مبلغ دورے پہ جاتے ہیں وہ خرچ بہت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک مبلغ کے لئے صرف یہی جائز ہے کہ وہ کرایہ لے کھانے کی قیمت لے یا رہائش کیلئے اسے کچھ خرچ کرنا پڑے تو وہ لے۔ گو میرے نزدیک ایک فرق لا یموت یا ایسے اخراجات جو لازمی طور پر کرنے پڑیں ان سے زیادہ لینا ان کے لئے جائز نہیں ہے۔ مثلاً صفائی وغیرہ یا اور کوئی مزہ کیلئے چیزیں خریدی جائیں۔ تو ان کا خرچ اپنی گرہ سے دینا چاہیئے۔ ہماری حالت اور ہمارے کام کی حالت کی وجہ سے مناسب نہیں کہ اس قسم کے اخراجات فنڈ پہ ڈالے جائیں۔

ساتویں ہدایت:۔ ساتویں بات یہ ہے کہ مبلغ میں خود ستائی نہ ہو۔ بہت لوگوں کی تباہی کی یہی وجہ ہوتی ہے مبلغوں کو چاہیئے کہ اپنے لیکچروں اور مباحثوں کی خود تعریفیں نہ سنایا کریں۔ کسی مبلغ کا یہ کہنا کہ میں نے فلاں مخالف کو یوں پکڑا کہ وہ ہکا بکا رہ گیا اور اس کا رنگ فق ہو گیا مناسب نہیں۔ یہ تم نہ کہو بلکہ وہ لوگ کہیں جنہوں نے ایسا ہوتے دیکھا۔ تمہارے منہ سے ایک بھی ایسا لفظ نہ نکلے۔ جس سے تمہاری خوبی ظاہر ہوتی ہو۔ تم صرف واقعات بیان کر دو۔ اور اثرات کے متعلق کچھ نہ کہو۔ یہ بات نوجوان اور ابتدائی مبلغوں کے لئے نہایت ضروری ہے اور جو استاد ہو جائیں انہیں دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے بیان کرنا بعض دفعہ ضروری ہوتا ہے۔

آٹھویں ہدایت:۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ عبادات کے پابند ہو۔ اس کے بغیر نہ تم دنیا کو فتح کر سکتے ہو اور نہ اپنے نفس کو۔ فرض عبادات تو ہر مبلغ ادا کرتا ہی ہے لیکن ان کے لئے تہجد پڑھنا بھی ضروری ہے۔ صحابہؓ کے وقت تہجد نہ پڑھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب تہجد پڑھنے والے کو ولی کہا جاتا ہے حالانکہ روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے تہجد اور نوافل پڑھنے ضروری ہیں۔ پس اگر زیادہ نہیں تو کم ہی پڑھ لے۔ آٹھ کی بجائے دو ہی پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو یہاں تک کرے کہ نماز سے پہلے پانچ منٹ بیٹھے لیٹے استغفار پڑھ لے اور آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھاتا جائے

اس کے علاوہ ذکر الٰہی اور دوسری عبادتوں کا بھی شغل رکھنا چاہیئے کیونکہ ان کے بغیر روح کو جلاء نہیں ہوتا۔ فرائض تو ایسے ہیں کہ اگر کوئی ان کو ادا نہ کرے تو مبلغ رہتا ہی نہیں۔ اور فرائض تو ادا کئے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر مسجد میں نہ آئے تو وہ سمجھتا ہے کہ لوگ کہیں گے اچھا مبلغ ہے۔ لیکن قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اور روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے نوافل پڑھنے ضروری ہیں۔ اور دیگر اذکار کی بھی ضرورت ہے۔

نویں ہدایت:۔ نویں چیز مبلغ کیلئے دعا ہے دعا خدا کے فضل کی جاذب ہے۔ جو شخص عبادت تو کرتا ہے مگر دعا کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس میں بھی کبر ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی مدد کی اور اس کے انعام کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ہر ایک مبلغ کو دعا سے ضرور کام لینا چاہیئے اور اس کو کسی حالت میں بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

دسویں ہدایت:۔ دسویں چیز مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں انتظامی قابلیت ہو اگر اس میں یہ قابلیت نہ ہوگی تو اس کا دائرہ عمل بہت محدود ہوگا اور اس کی کوششوں کا دائرہ اسی کی زندگی پہ ہی ختم ہو جائے گا۔ اس نے ایسے

بات کی بھی فکر ہونی چاہئیے کہ جس کام کو اس نے شروع کیا ہے وہ اس کے ساتھ ہی ختم نہ ہو جائے بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے قائم مقام بنا تے۔

دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبلغ تھے مگر آپ مبلغ گر بھی تھے۔ ہمارے مبلغوں کی اس طرف قطعاً توجہ نہیں ہے۔ وہ یہ کوشش نہیں کرتے کہ جہاں جائیں وہاں اپنے قائم مقام بنائیں اور کام کرنے والے پیدا کریں۔ تاکہ انتظام اور ترتیب کے ساتھ کام جاری رہے۔

یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مبلغ جن لوگوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ لائق دیکھیں اور جوش رکھیں ان کو مختلف مسائل کے دلائل سکھائیں اور پھر بار بار ان میں اضافہ کرتے رہیں اور دیکھتے رہیں کہ انہوں نے پہلے دلائل کو یاد کر لیا ہے یا نہیں اور پھر انہیں [illegible] جد تم تبلیغ کرنا اور اس کے [illegible] دیتے رہنا۔ ....

[illegible] جہاں مبلغ جائیں وہاں دوسروں کو تبلیغ [illegible] سکھائیں اور بتائیں کہ اس طرح بحث کرنی چاہئیے [illegible] اور بات ہوتی ہے اور لیکچر دینا اور [illegible] بحث اور دوسرے مذاہب کے متعلق گفتگو [illegible] سکھانے چاہئیں۔ تاکہ ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو ان کے بعد کام کرتے رہیں۔

گیارھویں ہدایت:۔ گیارھویں بات جس کا یاد رکھنا مبلغ کیلئے ضروری ہے وہ نازک امر ہے۔ بہت لوگ اس کی طرف توجہ نہیں رکھتے اس لئے بعض دفعہ زک پہنچ جاتی ہے اور یہ ان باتوں میں سے ہے جو سہل الحصول ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ بہت لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور وہ یہ ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر نہ سمجھو اور اس کے ساتھ ہی کبھی یہ خیال اپنے دل میں نہ آنے دو کہ تم اس کے مقابلہ میں کمزور ہو۔

یہ خیال نہیں کرنا چاہئیے کہ ہمارا مدمقابل کم علم اور جاہل انسان ہے اور اس کی ہمیں کیا پرواہ ہے بلکہ یہی مدنظر رکھنا چاہئیے کہ یہ بہت بڑا دشمن ہے ..... پس ایک حریف خواہ بچہ ہی مقابلہ پر ہو اس کو حقیر نہ سمجھو بلکہ بہت قوی جانو اور دوسری طرف اس کے ساتھ ہی تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہم حق پر ہیں۔ ہمیں کسی کا کیا ڈر ہو سکتا ہے گویا نہ تو مدمقابل کو حقیر سمجھنا چاہئیے اور نہ مایوس ہونا چاہئیے کیونکہ جب خدا تعالےٰ پر اعتماد ہو تو اس کی طرف سے ضرور مدد آتی ہے۔

بارھویں ہدایت:۔ بارھویں بات جس کا میں نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے اسے استعمال کیا ہو اور اس کا فائدہ نہ دیکھا ہو یہ ہے کہ جب انسان تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو تو ذہن میں جتنے علوم اور جتنی باتیں ہوں ان کو نکال دے اور یہ دعا کرے کھڑا ہو کہ اے خدا جو کچھ تیری طرف سے مجھے سمجھایا جائے گا میں وہی بیان کروں گا۔ جب انسان اس طرح کرے تو اس کے دل میں اس علوم کا چشمہ پھوٹتا ہے جو بہتا ہی چلا جاتا ہے اور کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کی زبان پر ایسی باتیں جاری ہوتی ہیں کہ وہ خود نہیں جانتا ۔۔۔

اگرچہ یہ حالت پیدا کر لینا ہر ایک کا کام نہیں ہے اور بہت مشکل بات ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے جب اس کی قابلیت پیدا ہو جائے تو بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

تیرھویں ہدایت: تیرھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی پارٹی میں اپنے آپ کو داخل نہ سمجھے بلکہ سب کے ساتھ اس کا ایک جیسا ہی تعلق ہو۔

چودھویں ہدایت۔ چودھویں بات یہ ضروری ہے کہ کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئیے کہ میرا علم کامل ہو گیا ہے ..... کیونکہ یہ تو ایک جھوٹ ہے۔ کوئی علم ختم نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اس سے انسان متکبر ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے لیکن اگر انسان ہر وقت اپنے آپ کو طالب علم سمجھے اور اپنے علم کو بڑھاتا رہے تو اس کے دل پر زنگ نہیں لگتا۔ کیونکہ جس طرح چلتی تلوار کو زنگ نہیں لگتا لیکن اگر اسے یونہی رکھ دیا جائے اور اس سے کام نہ لیا جائے تو زنگ لگ جاتا ہے۔ پس ہر وقت اپنا علم بڑھاتے رہنا چاہئیے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیے کہ علم کبھی ختم نہیں ہوتا۔

پندرھویں ہدایت:۔ پندرھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے ..... کہ کسی قوم اور کسی فرقہ کو حقیر یا ذلیل نہ سمجھا جائے۔ مبلغ کا کام پہنچانا ہے۔ اور جس کو پہنچانے کے لئے کہا جائے اسے پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اسے یہ حق نہیں کہ جسے ذلیل سمجھے اسے نہ پہنچائے اور جسے معزز سمجھے اسے پہنچائے۔ مگر ہمارے مبلغوں میں یہ نقص ہے کہ وہ ادنےٰ اقوام چوہڑوں چماروں میں تبلیغ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اسے بھی خدا کی ضرورت ہے۔ ان کو بھی تبلیغ کرنی چاہئیے۔ اور سیدھے رستہ کی طرف لانا چاہئیے۔

سولھویں ہدایت:۔ سولھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے ملا جلا جاتا ہو۔ بہت لوگ اس بات کو معمولی سمجھتے ہیں اور اس سے کام نہیں لیتے۔ لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور اس طرح بہت اعلےٰ نتائج نکلتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابتداء میں لوگوں کو خیموں میں جاتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ وہ لوگ جو رہتے آپ کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں وہ عام مجلسوں میں نہیں آتے ان کے گھر جا کر ان سے ملنا چاہئیے اس طرح ملنے سے ایک تو وہ لوگ باتیں سن لیتے ہیں۔ دوسرے ایک اور بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ اگر کبھی کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو گی تو اگر یہ لوگ ظاہراً مدد نہیں دیں گے تو خفیہ ضرور دیں گے کیونکہ ملنے اور واقفیت پیدا کر لینے سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ جن میں شرافت ہوتی ہے۔ اس کا ضرور لحاظ رکھتے ہیں۔

سترھویں ہدایت:۔ سترھویں بات یہ ہے۔ کہ مبلغ میں ایثار کا مادہ ہو۔ جب تک یہ نہ ہو۔ لوگوں پر اثر نہیں پڑتا۔ جب ایثار کی عادت ہو۔ تو لوگ خودبخود کھنچے چلے آتے ہیں کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایثار کس طرح کریں۔ کوئی موقع ہمارے لئے ایثار کا ہو تو سہی۔ مگر اس کے بہت مواقع اور محل ہوتے ہیں۔

ماہوار نقشہ بیعت ماہ مئی ۱۹۴۹ء

اندرون ہند و پاکستان: عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۸۹ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط تین کس رہی۔ اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے سیالکوٹ۔ لائل پور۔ لاہور۔ منٹگمری کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

ممالک غیر میں ۵۱ بیعتیں ہوئیں:۔ (انچارج بیعت)

نام ضلع و جماعت	تعداد بیعت
سیالکوٹ	
موضع لوادے	۲
ہیبٹ روڈ سیالکوٹ	۱
اونچا بھاڑنگ	۱
ٹلیاں والہ	۱
ہرون نگر	۱
داتہ زید کا	۱
شاہ عزیب	۱
گلگے عیتو والی	۱
گھنوکے ججہ	۱
میزان	۱۰
لائل پور	
گھیسٹ پور چک ۶۹ ع ب R.B	۵
چک جھنبہ ۶۳ ع ب	۲
چک ۶۶ ع ب	۱
لائل پور	۱
میزان	۹
لاہور	
رتن باغ لاہور	۲
نور پور دبڈیارہ	۲
لارنس روڈ	۱
بھگوان بازار گوالمنڈی	۱
افضال آباد	۱
میزان	۷
منٹگمری	
چک ۳۹/۱۲۰ ع ل	۳
چک حسن ارائیں	۱
اوکاڑہ	۱
شہر گاذیری	۱
میزان	۶

نام ضلع و جماعت	تعداد بیعت
سرگودھا	
چک ۹ ع پنیار	۲
چک ۹۹ ع شمالی	۱
گھوتکہ	۱
میزان	۴
شیخوپورہ	
منگوتارڑ	۲
کرتو	۱
میزان	۳
جھنگ	
بابووالی	۱
مگھیانہ	۱
چنیوٹ	۱
میزان	۳
گوجرانوالہ	
وزیرآباد	۱
پاڑلکھن	۱
میزان	۲
جہلم	
ڈب تحصیل چکوال	۱
جہلم	۱
میزان	۲
گجرات	
مونہ	۱
بنگال ایسٹ پاکستان	
ٹنگائل شہر۔ ٹاؤن بازار۔ تیپرا ایسٹ پاکستان	۹
چٹاگانگ	۵
۱۵۷ بادول روڈ چوک بازار	۱
نتورشونا	۲
میزان	۱۷
اڑیسہ	
کوئیٹہ	۲
گوہالی پور	۱

نام ضلع و جماعت	تعداد بیعت
بہاولپور	
چک ۹۳/۶۰ R	۶
سندھ	
کراچی	۱
لونکوٹ	۱
میرپور	۱
میزان	۳
آزاد کشمیر	
حاجی کیمپ	۱
ستالی پورہ	۱
میزان	۲
حیدرآباد دکن	
محلہ ترپ بازار و محلہ سلطان	۲
میزان	۲
صوبہ سرحد	
ضلع ہزارہ	
موضع بانگل متصل بانڈہ	۱
میزان	۱
ممالک غیر	
امریکہ	۴۶
افریقہ	۳
سکاٹ لینڈ	۱
انگلینڈ	۱
میزان	۵۱
عرق	۲
ٹینہ	۱
پنکاک	۱
میزان	۷

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خطاب کیا کریں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ع ۱۱۱۴۳ : میں زبیدہ بیگم زوجہ عبد الغفار خان صاحب سکنہ کان پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے اور مجھے اپنے خاوند سے -/۵ روپیہ ماہوار خرچ ملتا ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تاریخ ۲۲ جون ۱۹۴۸ء۔ الامۃ:۔ زبیدہ بیگم کا نپور۔ گواہ شد:۔ عبد الغفار شاکر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد ظہور الدین احمدی بقلم خود

وصیت ع ۱۱۱۴۴ : میں محمد شفیع ... عطار ولد میاں عبد الحکیم صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال سکنہ محلہ دار البرکات قادیان حال مشین محلہ ۔۔ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ موضع وڈیاں تحصیل امرتسر تھانہ مجیٹھہ میں دو بیگھہ اراضی میرے حصہ کی تھی۔ جو کہ بوجہ تقسیم پنجاب کے اس وقت میرے قبضہ میں نہیں ہے اگر میری یہ جائیداد میری زندگی میں مجھے واپس مل گئی اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی وہ جو قیمت اس وقت ہوگی، اگر میری زندگی میں یہ میری جائداد مجھے واپس نہ ملے۔ تو بھی اس جائداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ چالیس روپیہ ہے۔ جو بوجہ تجارت کے کم و بیش ہو سکتی ہے۔ میں اپنی آمد کے 1/10 حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام بخوشی کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائداد ہوگی۔ تو اس کے 1/10 کی بھی صدر انجمن مذکور مالک ہوگی۔ العبد:۔ خاکسار محمد شفیع ولد عبد الحکیم آرائیں قادیان دار الامان حال جہلم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد الرحیم بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم ... ریلوے برج ورکشاپ جہلم ۱/۶/۴۸ گواہ شد:۔ مہر نور دین صاحب ولد مہر ... دین صاحب مدرس محلہ ... شہر۔

وصیت ع ۱۱۱۴۵ : میں ڈاکٹر محمد الدین ولد حافظ احمد دین صاحب قوم رائیں پیشہ ملازمت حال گوجرہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے قادیان میں موجود تھی۔ اب بوجہ ہجرت کے پاس نہیں رہی جس وقت واپس مل گئی۔ اس کا 1/10 حصہ ادا کر دونگا اس وقت میرا گذارہ تنخواہ پر ہے جو کہ ۲۱۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کا 1/10 حصہ تازیست ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ ڈاکٹر محمد دین ایم بی ایس سول ہسپتال گوجرہ ۱۳/۶/۴۸ گواہ شد:۔ عطاء حسین شاہ بقلم خود۔ گواہ شد محمد شریف ہیڈ اپریٹر ٹیلیفون گوجرہ ع ۳۹۳۷

وصیت ع ۱۱۱۴۶ میں عبد العزیز ولد بڈھا قوم جٹ سکنہ پاکپتن منڈی منٹگمری بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں۔ نہ ہی ماہوار آمد ہے۔ چند دنوں کے بعد کام شروع کرنے والا ہوں۔ آمد ہونے پر میں اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ خاکسار عبد العزیز عزیز موذی منڈی پاکپتن ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید آصف کارکن دفتر بہشتی مقبرہ لاہور گواہ شد:۔ احمد علی صادق واقف

ع ۱۱۱۴۷ میں رشید احمد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ عمر ۳۳ سال ساکن نوجیاوالی گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میں ٹیلیفون کے دفتر میں ملازم ہوں میری ماہوار آمد مع الاؤنس وغیرہ کے -/۸۰ روپے ہے۔ جس کا 1/10 حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ فی الحال میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ زندہ ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائید اد پیدا کروں۔ تو اس کے 1/10 کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبد:۔ رشید احمد ٹیلیفون اپریٹر سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ہیڈ اپریٹر۔ گواہ شد:۔ جمعدار محمد افضل موصی ہیڈ کلرک 65 انٹری ورکشاپ لاہور حال رخصتی سرگودھا۔

وصیت ع ۱۱۱۴۸ میں محمد الدین ولد گلاب دین صاحب وجیہ عمر ۵۱ سال گوجرہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ مبلغ -/۷۸ روپے مع الاؤنس ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کا 1/10 حصہ وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط سلامتی روزگار اس پر قائم رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود محمد دین ٹیچر ایم۔ بی ہائی سکول گوجرہ ضلع لائل پور گواہ شد محمد شریف ٹیلیفون آفس، گوجرہ۔ گواہ شد:۔ عطاء حسین شاہ ٹیچر۔

وصیت ع ۱۱۱۴۹ : میں عبد الغنی رشدی ولد میاں فیض محمد صاحب قوم آرائیں۔ ملازمت عمر ۲۷ سال۔ ساکن گوجرہ منڈی لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ماہوار تنخواہ -/۱۴۰ ایک سو چالیس روپیہ صرف دیا 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں، مہاجر ہونے کے باعث اس وقت میرے قبضہ میں کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت بھی وہ جائداد مل سکے۔ یا اور پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ خاکسار عبد الغنی رشدی گوجرہ چنگر محلہ گوجرہ۔ حال ایڈریس

Abdul Ghani Rushdi
Draughtman E.1.C
s Branch E.6.H.Q
Pakistan Rawil Pindi

گواہ شد:۔ صبر الرشید ولد فیض محمد کمال پناہ گزین چک ۲۰۲ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔

برطانوی صنعت کاروں کو پاکستانی تجارت میں دلچسپی لینی چاہیئے

برطانوی تجارتی کمشنر مقیم پاکستان کا مقالہ

لندن ۱۷ جون (ریڈیو) سے "بورڈ آف ٹریڈ جرنل" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں برطانیہ کے اعلیٰ تجارتی کمشنر مقیم پاکستان کا ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جو پانچ صفحوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں تقسیم کے بعد پہلے سال میں پاکستان کی منڈی کے نشوونما اور ارتقاء کا ایک جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ آزادی کے بعد اٹھارہ مہینوں کے دوران میں پاکستان نے کافی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ مقالے میں بعض ایسے طریقے تجویز کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے برطانیہ پاکستان کی مدد کر سکتا ہے۔ تاکہ وہ ان راستوں پر چل کر ترقی کرے۔ جو اس کی تجارت اور صنعت کے نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ مقالہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ پاکستانی سرمایہ دار روپیہ لگانے میں ہچکچاتے ہیں۔ ٹیکنیکل علم کا فقدان بھی موجود ہے۔ اس لئے صنعتی ترقی کی غرض سے کافی حد تک پاکستان کو بیرونی صنعت کاروں پر انحصار کرنا پڑیگا۔ لیکن پاکستان میں ترقی کے مواقع سے بہت کم بیرونی صنعت کاروں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ حالانکہ کپاس کی صنعت۔ پٹ سن۔ چمڑے کی اشیاء اور دوسرے مختلف النوع امور میں غیر ملکی سرمایہ داروں کو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ پاکستانی حکام خود ٹکنیکلی امداد حاصل کرنے کے لئے مضطرب ہیں۔ سرمائے کے ساتھ یا اس کے بغیر ٹکنیکلی امداد کے لئے سمجھوتوں کے امکانات اس قابل ہیں کہ ان کی تحقیقات کی جائے۔ اس سلسلہ میں ایک نمایاں مثال یہ ہے۔ کہ حکومت پاکستان اور برطانیہ کی ایک فرم نے بنک نوٹوں اور ٹکٹوں کی چھپائی کے لئے مل کر ایک سکیورٹی پرنٹنگ پریس کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔

"اگرچہ برطانوی تاجر پاکستان کو ایک الگ ملک کی حیثیت سے باقاعدہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کا خیال یہ ہے کہ اس منڈی سے اس صورت میں فائدہ اٹھانا بھی ممکن ہے کہ ہندوستان میں ان کے جو گماشتے مقرر ہیں۔ وہ پاکستان آکر تاجروں سے آرڈر لیں۔ اور براہ راست درآمد کریں۔ بہرحال میں اس بات پر پھر زور دیتا ہوں۔ کہ جو گماشتے کراچی میں مستقل طور پر مقیم نہ ہوں گے۔ وہ سرکاری اداروں سے آرڈر نہیں لے سکیں گے۔ اور نہ درآمد کے لائسنس یا دوسرے متعلقہ امور پر کوئی آسانی حاصل کر سکیں گے۔ سرکاری حکام سے مستقل رابطہ جاری رکھنے کی غرض سے ایجنٹ کے تقرر کی ضرورت یوں بھی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے بھی یہ اہم ہے کہ منڈی میں حالات غیر مستقل رہتے ہیں۔ اور عام حالات میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے پیش نظر صنعت کاروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے گماشتے کراچی میں مقرر کریں علاوہ باقاعدہ رابطہ قائم رکھیں۔

اقوام متحدہ میں عرب لیگ کا وفد

قاہرہ ۱۷ جون۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ لبنان میں اقوام متحدہ کی جو مجلس کانفرنس ہو رہی ہے اس میں عرب لیگ کا وفد محمد صالح الدین بے۔ مسٹر عبدالحمید البابا جو عرب لیگ کی مجلس انتظام کے ڈائریکٹر ہیں اور ضیاء الدین الرفعی بے پر مشتمل ہوگا۔ یمن کے وفد کے ایک رکن مصر میں یمنی نمائندہ السعید علی المعید ہوں گے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا میں عموماً لوگوں کے دو دو اولادیں ہیں

ملبورن ۱۷ جون۔ ۱۹۴۷ء کی مردم شماری سے جو اعداد و شمار حاصل ہوسکے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسٹریلیا میں ایسے خاندانوں میں سے صرف ایک چوتھائی ایسے نکلے جن کے دو سے زیادہ بچے ہیں ۱۹۳۳ء میں جب آخری مردم شماری ہوئی تھی۔ تو اس وقت تین بچوں سے زیادہ بچے رکھنے والے خاندانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ۱۹۴۷ء کی مردم شماری سے ظاہر ہوا کہ ایک خاندان کے چودہ بچے سولہ سال کی عمر سے کم کے ہیں اور چار خاندانوں کے تیرہ ۱۳ اولادیں ہیں۔ عام طور پر خاندان اتنے وسیع نہیں ہیں۔ جتنے ۱۹۳۳ء میں تھے (اسٹار)

ملکہ نفیسہ کی برطانیہ میں تشریف آوری

لندن ۱۸ جون۔ عراقی ریجنٹ کی والدہ ملکہ نفیسہ پیرس سے ملکہ عالیہ کے مکان واقع سسٹیس... آگئی ہیں توقع ہے کہ وہ موسم گرما کے اختتام تک انگلینڈ میں قیام کریں گی ملکہ نفیسہ کے ہمراہ شہزادی بدیعہ اور شریف عبداللہ پاشا ہیں شریف عبداللہ پاشا کی بیوی شہزادی صالحہ لندن میں عراقی سفیر شہزادہ زید کی بہن ہیں۔ اسٹار

یہودیوں نے تیرہ عرب مہاجرین کو ہلاک کر دیا

دمشق ۱۷ جون تیرہ فلسطینی مہاجروں کو جبکہ وہ لبنانی فلسطینی سرحد پر اپنے گھر واپس جانے کے لئے سرحد عبور کر رہے تھے۔ یہودیوں نے ہلاک کر دیا۔

ان میں کچھ پہلے زخمی ہوئے۔ لیکن یہودیوں نے بعد میں انکو بھی ہلاک کر دیا۔ اقوام متحدہ کے مبصرین نے اس حادثہ کی اطلاع دی ہے اور اس درندگی کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ (اسٹار)

یہودی وفد امریکی نوٹ سے الجھن میں مبتلا ہو گیا

لوسین ۱۷ جون۔ یہاں یہودی وفد کو امریکی نوٹ سے سخت الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ جس میں یہودی ریاست سے کہا گیا ہے کہ وہ عرب مہاجرین کی واپسی کی اجازت کے سلسلہ میں قدم اٹھائے اس نوٹ سے اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کے ہاتھ مضبوط ہو گئے جو یہودی وفد سے تاخیری چالیں چلنے کی پالیسی ختم کر دینے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ یہودیوں کی یہ پالیسی اقوام متحدہ کی اسمبلی کی گیارہ دسمبر والی قرارداد کے سلسلہ میں ہے۔ اب تک یہودیوں نے یہ کوشش کی کہ قرارداد کے اس فیصلے کو کہ عرب مہاجرین کو اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت دی جائے۔ سرحدوں کے سوال کے سامنے پس پشت ڈال دیا جائے۔ یہودیوں نے ابھی تک اس فیصلے پر بھی عمل نہیں کیا کہ بیت المقدس کو اقوام متحدہ کی ضمانت میں بین الاقوامی درجہ دے دیا جائے۔ یہودی لیڈر مسٹر والٹر ایٹن نے کمیشن کو مسئلہ فلسطین کے بارے میں نئے "ٹیکنیکل حل" تجویز کر کے اپنے وفد پر دباؤ کو تسلیم کر لیا ہے۔ ان نئی تجاویز میں کمشن سے کہا گیا ہے کہ وہ پانچ ذیلی کمیٹیاں مقرر کرے جو علیحدہ علیحدہ نام نوعیت کے سوالوں، بیت المقدس۔ سرحدوں اور علاقوں کے تعین مہاجرین اور معاشی اور اس سے متعلقہ مسائل پر غور کرے۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیشن کو اس میں بھی یہود کی چال نظر آتی ہے۔ جو اس طرح مذاکرات میں تاخیر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس تجویز کی حمایت کی گئی ہے۔ یہودی وفد ان ذیلی کمیٹیوں کے ذریعہ عرب ریاستوں کے نمائندوں سے براہ راست گفت و شنید کرنے کی امید رکھتا ہے۔ تاکہ یہاں عربوں کے متحدہ محاذ میں پھوٹ ڈال دے۔ ابھی تک یہودیوں کو اپنی مہم میں ناکامی ہوئی ہے۔ جس کو عرب نمائندوں نے ہمیشہ ٹھکرایا ہے۔ یہودیوں نے مطلع کیا ہے کہ وہ یہودیوں کے قبضہ کئے ہوئے مغربی گلیلی کے سوال پر دوبارہ غور کرنے کے لئے ممکن ہے تیار ہو جائیں۔ بشرطیکہ پہلے سے ایک عام سمجھوتہ تیار ہو جائے۔ مغربی گلیلی کو اقوام متحدہ کی تقسیمی قرارداد کے تحت عرب علاقہ تسلیم کیا گیا ہے۔ ایک عرب ترجمان نے کہا یہودی اس امر کی قطعاً امید نہیں رکھ سکتے کہ وہ عرب ریاستوں کی منظوری سے گلیلی حاصل کر لیں (اسٹار)

۴ سے مبارکباد دی گئی۔ اس شادی کا سہرا امام باجوہ ہی کے سر ہے۔ کیونکہ امام باجوہ کے توسط سے ہی شادی سے قبل اس رشتہ کے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ مسٹر ڈاکٹر رچرڈ ڈگلاس گو میں احمدیہ جماعت کے نگران ہیں اور لندنی مسجد میں امام باجوہ سے تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی دلہن کارنیول کے ایک خاندان کی دختر ہیں۔ جو سب احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ امریکہ میں احمدی مبلغ اور شکاگو مسجد کے امام خلیل احمد ناصر نے نکاح کی تقریب ادا کی۔ (اقتباس منقول از نوائے وقت مورخہ ۱۷ جون ۱۹۴۹ء)

شام میں انتخابات کی تیاریاں

دمشق ۱۷ جون۔ قومی استصواب رائے اور انتخابات کے لئے تیاریاں پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہیں۔ یہ انتخابات ۲۵ جون سے شروع ہو رہے ہیں دمشق اور اسکے مضافات میں ایک سو تین انتخابی مرکز چنے گئے ہیں۔ (اسٹار)

یورپ میں حلقہ بگوشان اسلام کی تعداد میں روز بروز اضافہ مسلم تبلیغی جماعتوں کی سرگرمیاں

نوائے وقت کے نامہ نگار خصوصی مقیم لندن کا تازہ مکتوب

لندن بذریعہ ڈاک۔ لندن کے امام ڈاکٹر باجوہ کی اطلاع کے مطابق احمدیہ جماعت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پیرس مسجد کے امام ملک عطاء الرحمن نے جو پاکستانی قومیت سے تعلق رکھتے ہیں حال ہی میں ایک فرانسیسی خاتون کو حلقہ بگوش اسلام کیا ہے یہ ان کی پہلی کامیابی ہے۔ عطاء الرحمن ملک جنہوں نے لندنی مسجد میں تربیت حاصل کی تھی۔ لاہور کے رہنے والے ہیں۔ تین سال قبل جب آپ پیرس میں مسجد قائم کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ فرانسیسی کا ایک لفظ نہیں جانتے تھے۔ اب اس مسجد سے استفادہ حاصل کرنے والوں کی ایک خاصی تعداد ہو گئی ہے

اس ہفتہ لندنی مسجد میں مسٹر بشیر احمد آرچرڈ اور مس عائشہ ... کی تقریب نکاح ادا کی گئی۔ مسجد کے امام ڈاکٹر باجوہ کو اس انگریز نو مسلم جوڑے کے بیاہ پر سب طرف